سورة المائدة

آیات ۴۸ - ۵۶

وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ احْذَرْهُمْ اَنْ
يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾
اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ع ﴿۵۰﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ
يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ
مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِىْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ؕ ﴿۵۲﴾
وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ
لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ
يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز
يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾
وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع

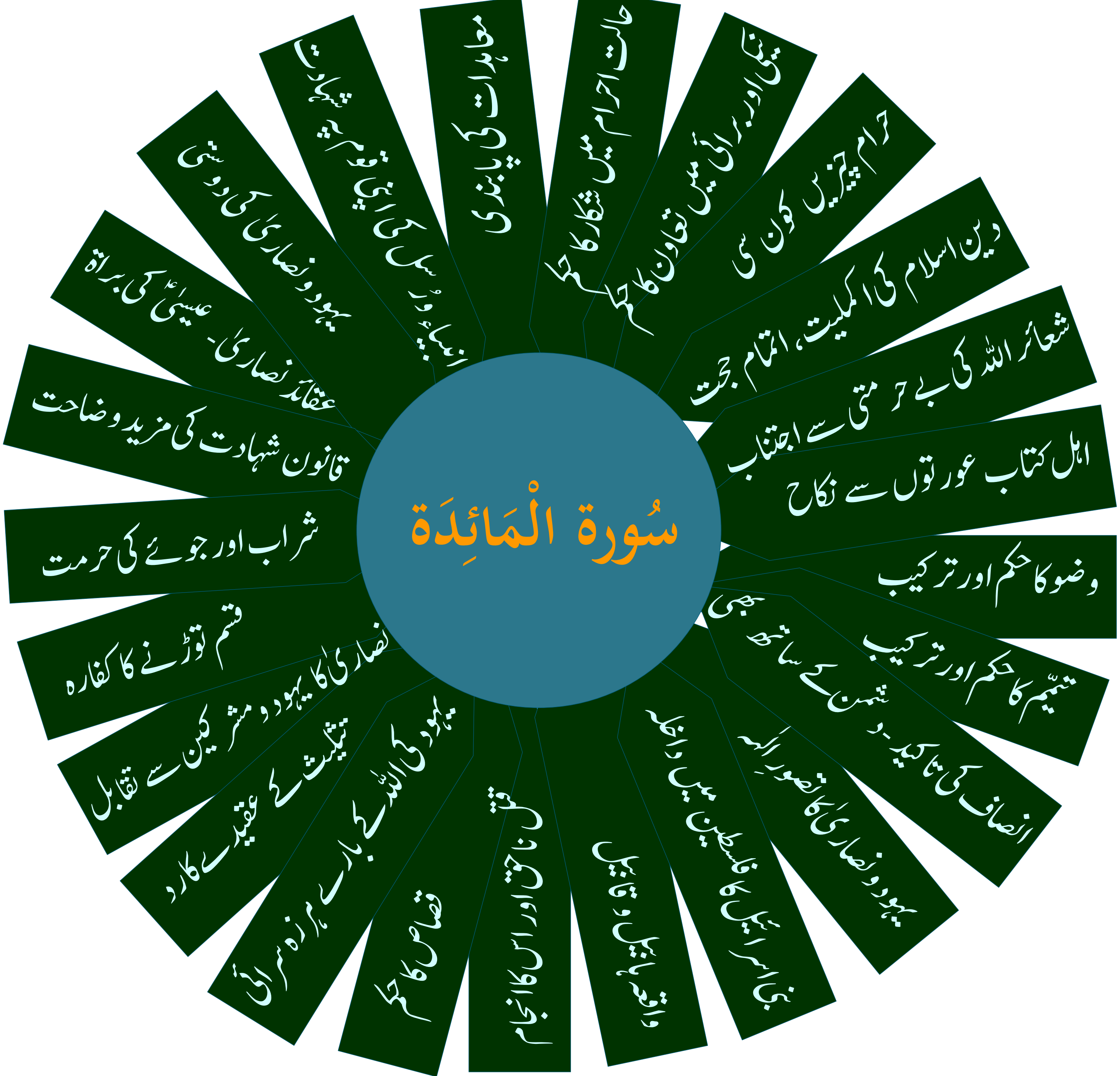

سُورة الْمَائِدَة
معاہدات کی پابندی
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصور الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتل ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براءۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاء اور رسل کی اپنی قوم پر شہادت

وَاَنِ احۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ وَاحۡذَرۡهُمۡ اَنۡ يَّفۡتِنُوۡكَ عَنۡۢ بَعۡضِ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ ؕ

وَاَنِ احۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ - اور یہ کہ فیصلہ کریں ان کے درمیان

بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ - اس سے جو اللہ نے نازل کیا

وَلَا تَتَّبِعۡ - اور نہ پیروی کریں

اَهۡوَآءَهُمۡ - ان کی خواہشات کی

هَوَى کی جمع - خواہش

وَاحۡذَرۡهُمۡ - اور ان سے محتاط رہیں

اَنۡ يَّفۡتِنُوۡكَ - کہ (کہیں) وہ بہکا دیں تمہیں

فَتَنَ يَفۡتِنُ ، فَتۡنًا وفُتُونًا

آزمانا، ثابت کرنا، ورغلانا، بہکانا، بہکانے کی کوشش کرنا

عَنۡۢ بَعۡضِ مَاۤ - اس کے بعض سے جو

اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ - اللہ نے نازل کیا آپ کی طرف

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّصِيۡبَهُمۡ بِبَعۡضِ ذُنُوۡبِهِمۡ‌ ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوۡنَ ﴿۴۹﴾

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا - پھر اگر وہ رو گردانی کریں

فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا - تو جان لو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

يُرِيۡدُ اللّٰهُ - اللہ چاہتا ہے

اَنۡ يُّصِيۡبَهُمۡ - کہ وہ نشانہ بنائے ان کو

بِبَعۡضِ ذُنُوۡبِهِمۡ - ان کے گناہوں کے کچھ سے

وَاِنَّ كَثِيۡرًا - اور یقینا بہتیرے

مِّنَ النَّاسِ - لوگوں میں سے

لَفٰسِقُوۡنَ - تو نافرمان ہیں

أصابَ يُصِيْبُ، إصابةً

درست نشانے پر لگنا، آفت نازل ہونا، حملہ کرنا، مقصد حاصل کرنا

وَ اَنِ احۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ وَ لَا تَتَّبِعۡ اَہۡوَآءَہُمۡ وَ احۡذَرۡہُمۡ اَنۡ یَّفۡتِنُوۡکَ عَنۡۢ
بَعۡضِ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ اِلَیۡکَ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّصِیۡبَہُمۡ بِبَعۡضِ
ذُنُوۡبِہِمۡ ؕ وَ اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوۡنَ ﴿۴۹﴾

پس اے محمدؐ! تم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق اِن لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو ہوشیار رہو کہ یہ لوگ تم کو فتنہ میں ڈال کر اُس ہدایت سے ذرہ برابر منحرف نہ کرنے پائیں جو خدا نے تمہاری طرف نازل کی ہے پھر اگر یہ اس سے منہ موڑیں تو جان لو کہ اللہ نے اِن کے بعض گناہوں کی پاداش میں ان کو مبتلائے مصیبت کرنے کا ارادہ ہی کر لیا ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ اِن لوگوں میں سے اکثر فاسق ہیں

And this (He commands): Judge thou between them by what Allah hath revealed, and follow not their vain desires, but beware of them lest they beguile thee from any of that (teaching) which Allah hath sent down to thee. And if they turn away, be assured that for some of their crime it is Allah's purpose to punish them. And truly most men are rebellious.

وَاَنِ احۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ وَاحۡذَرۡهُمۡ اَنۡ يَّفۡتِنُوۡكَ عَنۡۢ بَعۡضِ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ ؕ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اور آپؐ کی امت کے لئے فیصلہ کن بات

- سابقہ آیت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس جیسا حکم دیا گیا۔ اس بات کی اہمیت کے پیش نظر اس کو مکرر ارشاد فرمایا گیا
- اس حکم کی اہمیت۔ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے حوالے سے سابقہ امتوں نے جو روش اختیار کی، جس کے نتیجے میں قرآن کریم نے انھیں کافر، فاسق اور ظالم ٹھہرایا۔اس کو دیکھتے ہوئے یہ ضروری تھا کہ مستقبل کی اس امت کو جسے قیامت تک نوع انسانی کی قیادت کا فرض انجام دینا ہے بار بار تنبیہ کی جائے کہ وہ یہ رویہ اختیار نہ کرے، ورنہ نوع انسانی کا مستقبل تباہ ہو کر رہ جائے گا۔
- اس ساری تاکید اور مکرر تاکید کے باوجود امت اسلامیہ نے اس خدشے کو ایک حقیقت بنا کر دنیا کے سامنے عبرت کے لیے پیش کردیا ہے (عدل اجتماعی کی خواہش اور کوشش !)
- وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

قرآن کے ساتھ ہمارا تعلق

- اس کتاب کے ساتھ ہمارا مجموعی تعلق اور رویہ حیرت انگیز حد تک قابل افسوس ہے
- جس کتاب کو انتہائی مقدس اور محترم جان کر آنکھوں سے لگاتی ہیں اسے سمجھنے کی کبھی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ جزدانوں میں لپیٹ کر، تعویذ بنا کر، ایصال ثواب کی کتاب بنا دیا
- قرآن کریم کتاب ہدایت، کتاب زندگی اور کتاب انقلاب بن کر آیا تھا اور قرن اول میں اس سے یہی فائدہ اٹھایا گیا اور یہ امت دنیا کی امامت کے منصب پر فائز رہی۔
- اس بات کو سمجھنے سے کیوں قاصر ہو گئے کہ جو کتاب، کتاب ہدایت ہو اگر اس کو سمجھا نہ جائے تو اس سے ہدایت کیسے حاصل کی جا سکتی ہے؟
- کتاب رہنمائی کے مطابق زندگی کے فیصلے کرنا تو دور کی بات ہم تو اسے سمجھنے کے لیے بھی تیار نہیں۔ اسی لیے اللہ نے مکرر ارشاد فرما کر اس کی اہمیت کو واضح کیا ہے
- اس کے بعد اس راستے میں پیش آنے والی مشکلات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔ کہ اللہ کی شریعت کو نافذ کرنے کا ارادہ کرو تو نہایت ہوشیاری کا ثبوت دینا، یہ اہل کتاب یا دشمنان دین، تمہیں اس شریعت کے حوالے سے کسی فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٥٠﴾

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ - کیا تو جاہلیت کا فیصلہ

يَبْغُوْنَ - وہ لوگ چاہتے ہیں

بَغٰى يَبْغِي، بَغْيًا
تلاش کرنا، چاہنا، ظلم و زیادتی کرنا

وَمَنْ أَحْسَنُ - اور کون زیادہ اچھا ہے

مِنَ اللّٰهِ - اللہ سے

حُكْمًا - فیصلہ کرنے کے لحاظ سے

لِّقَوْمٍ - ایسے لوگوں کے لیے

يُّوْقِنُوْنَ - جو یقین کرتے ہیں

اَفَحُكۡمَ الۡجَاهِلِيَّةِ يَبۡغُوۡنَ ؕ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكۡمًا لِّقَوۡمٍ
يُّوۡقِنُوۡنَ ۝٥٠

(اگر یہ خدا کے قانون سے منہ موڑتے ہیں) تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں ہے

Is it a judgment of the time of (pagan) ignorance that they are seeking? Who is better than Allah for judgment to a people who have certainty (in their belief)?

محمد اقبال

اَفَحُكۡمَ الۡجَاهِلِيَّةِ يَبۡغُوۡنَ ؕ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكۡمًا لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۵۰﴾

جاہلیت کیا ہے؟

- جاہلیت کا لفظ مَا اَنۡزَلَ اللّٰهُ (یعنی اسلام اور اسلام کے نظام) کے مقابلہ میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی جو چیز بھی مَا اَنۡزَلَ اللّٰهُ کے مقابل ہے یا اس کے خلاف ہے، وہ جاہلیت ہے
- حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے کے دور کو جاہلیت کا دور اسی معنی میں کہا گیا ہے کہ اس زمانہ میں علم کے بغیر محض وہم یا قیاس و گمان یا خواہشات کی بنا پر انسانوں نے اپنے لیے زندگی کے طریقے مقرر کر لیے تھے۔
- یہ طرز عمل جہاں جس دور میں بھی انسان اختیار کرے، اسے بہر حال جاہلیت ہی کا طرز عمل کہا جائے گا
- اللہ کے نظام کے مقابلے میں شخصی، خاندانی، قبائلی یا علاقائی روایات اور رسومات یا کسی اور نظام کی طرف رجوع یا اس کی تنفیذ جاہلیت کے نظام کو اپنانا ہے
- انسان کی کامیابی کا انحصار اپنے مقصد حیات سے سنجیدہ وابستگی سے ہے

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٥٠﴾

- وہ قومیں جو کسی نظریہ حیات سے وابستہ ہوتی ہیں، ان کی زندگی، بقاء اور ان کی قوت کی ضمانت صرف نظریہ حیات سے غیر مشروط وابستگی ہوتی ہے
- جب اس نظریۂ حیات کے بارے میں ان کے اندر شکوک و شبہات پیدا ہو جاتے ہیں تو ان کی اجتماعی قوت میں کمی آنے لگتی ہے اور ان کی بقاء کو خطرات لاحق ہو جاتے ہیں
- مسلمان کا مقصد حیات ۔ اللہ نے اس کائنات کی تخلیق فرمائی، اسی نے زندگی کے امکانات مہیا کیے، ہماری بقاء کے تمام اسباب عطا فرمائے، اسی نے ہمیں حواس خمسہ کے ساتھ عقل اور شعور سے نوازا، کوئی بھی علم و حکمت رکھنے والی ذات اپنی تخلیق کو جسے اس نے عقل و شعور سے بھی نوازا ہو، بے مقصد پیدا نہیں کر سکتی
- انسان کو مقصد زندگی سے آگاہ کرنے کے لیے اس نے وحی و رسالت کا سلسلہ شروع کیا
- انبیاء نے لوگوں کو اس زندگی کی حقیقت اور اس کے مقصد سے آگاہ کیا......
- ایک مسلمان اپنی زندگی میں اپنے گھر سے لیکر ریاست کے اداروں تک اللہ کی حکمرانی کے سوا کسی اور کی حکمرانی کو قبول نہیں کر سکتا

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو! جو ایمان لائے ہو

لَا تَتَّخِذُوا - نہ تم بناؤ

الْيَهُوْدَ - یہود کو

وَ النَّصٰرٰٓى - اور نصاریٰ کو

اَوْلِيَآءَ - کارساز

اَوْلِيَآءَ - وَلِی کی جمع- دوست، رفیق، معتمد، کارساز، رازدار، قرب رکھنے والا، مددگار

بَعْضُهُمْ - ان کے بعض

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ - بعض کے کارساز ہیں

وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝۵۱

وَمَنۡ - اور جو بھی

يَّتَوَلَّهُمۡ - دوستی کرے گا ان سے

مِّنۡكُمۡ - تم میں سے

فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ - تو یقیناً وہ ان میں سے ہے

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ تعالیٰ

لَا يَهۡدِى - ہدایت نہیں دیتا

الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ - ظالم لوگوں کو

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ
أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى
ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٥١﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ،
یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی
ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی میں ہے، یقیناً اللہ
ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے

O ye who believe! take not the Jews and the Christians for your friends and protectors: They are but friends and protectors to each other. And he amongst you that turns to them (for friendship) is of them. Verily Allah guides not a people unjust.

محمد اقبال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ

یہود و نصاریٰ کو رفیق بنانے کی ممانعت۔ یہ خود ایک دوسرے کے رفیق ہیں

- ان مسلمانوں کو خطاب جو اسلام کے نظریۂ حیات پر ایمان لا چکے لیکن اس پر یکسو نہی
- انسان اگر اپنے نظریۂ حیات پہ یکسو اور مخلص ہو تو ان لوگوں کو اپنا دلی رفیق نہیں بنا سکتا جو اس نظریہ کو ختم کرنے پر ہی تلے ہوں
- دوستی اور دشمنی کبھی ایک دل میں یا ایک تعلق میں یکجا نہیں ہو سکتیں
- یہ ممکن نہیں کہ اللہ کے دشمنوں سے اور اللہ کے دوستوں سے آدمی یکساں تعلق رکھے
- یہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ـــ کس طرح تاریخ اس پہ گواہی پیش کر رہی ہے
- یہ آگہی کیوں؟ مسلمان کو اس دنیا میں اپنے عقیدے اور نظریہ حیات کے حوالے سے جو معرکہ درپیش ہے اور اس کے پیش نظر جو مقصد اقامت دین ہے، اس بارے میں اس کی سوچ اور لازمی حد تک اس کا شعور پختہ ہو جائے کہ اس کی دوستی اور دشمنی، رفاقت اور عداوت اور پسند و ناپسند کا معیار۔ اللہ کا دین اور اسکا دیا ہوا نظریۂ حیات ہے

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ

فَتَرَى الَّذِيْنَ - پس تو دیکھے گا ان کو جن کے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ - دلوں میں ایک روگ ہے

يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ - (کہ) وہ لپکتے ہیں ان میں

يَقُوْلُوْنَ - (اور) کہتے ہیں

نَخْشٰٓى - ہم ڈرتے ہیں

اَنْ تُصِيْبَنَا - کہ آن لگے ہم کو

دَآئِرَةٌ - کوئی گردش (د و ر) دَارَ يَدُوْرُ، دَوْرًا : چکر لگانا

دائِرَة : کے مفہوم کا اطلاق - گردشِ زمانہ کے مصائب پر بھی - اور پھر زمانے پر بھی

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَؕ ﴿۵۲﴾

فَعَسَى اللّٰهُ - تو قریب ہے اللہ

اَنْ يَّاْتِيَ - کہ وہ لے آئے

بِالْفَتْحِ - فتح

اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ - کوئی حکم اپنے پاس سے

فَيُصْبِحُوْا - تو وہ ہو جائیں

عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا - اس پر جو انھوں نے چھپایا

فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ - اپنے جیئوں میں

نٰدِمِيْنَ - ندامت کرنے والے

(س ر ر)

أسَرَّ يُسِرُّ ، إسرارًا

چھپانا، پوشیدہ رکھنا

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ
تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا
عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ؕ ﴿۵۲﴾

تم دیکھتے ہو کہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ اُنہی میں دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہیں کہتے ہیں "ہمیں ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہم کسی مصیبت کے چکر میں نہ پھنس جائیں" مگر بعید نہیں کہ اللہ جب تمہیں فیصلہ کن فتح بخشے گا یا اپنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کرے گا تو یہ لوگ اپنے اِس نفاق پر جسے یہ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں نادم ہوں گے

Yet you see those in whose hearts is sickness vying with one another to come to them, saying, 'We fear lest a turn of fortune should smite us.' But it may be that God will bring the victory, or some commandment from Him, and then they will find themselves, for that they kept secret within them, remorseful,

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ

- سابقہ آیت میں بیان کردہ اجمال کی تفصیل
- یہود و نصاریٰ سے جو لوگ تعلقات اور روابط ختم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے یعنی یہ لوگ پوری طرح اسلام کے بارے میں یکسو نہیں ہیں۔
- یہ اسلام کی ابھرتی ہو طاقت کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے اور یہود و نصاریٰ (جو اس وقت کی معشیت و کاروبار پہ اجارہ دار تھے) سے بھی تعلق نہیں توڑنا چاہتے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کل کلاں کفر غالب آجائے تو یہود و نصاریٰ کے سامنے ہم پھر کیا منہ لے کر جائیں گے اور ان کے ساتھ ہمارے مفادات کیسے محفوظ رہیں گے
- ان آیات کے نزول کے بعد عبادہ ابن صامتؓ نے جن کے یہود کے ساتھ وسیع تعلقات تھے، اعلان کیا کہ آج کے بعد میں یہود سے کسی طرح کا تعلق نہیں رکھوں گا بلکہ اللہ اور رسول کے ساتھ میرا رشتہ آخری اور قطعی رشتہ ہے
- عبداللہ بن ابی نے صاف کہا کہ میں یہ خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ ہو سکتا ہے یہود غالب آجائیں تو ہم کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اور کہیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ - کیا وہ لوگ ہیں جنہوں نے (demonstrative pronoun – هٰؤُلَاءِ)

اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ - قسم کھائی اللہ کی

جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ - پکی کر کے اپنی قسمیں (جیسا کہ اپنی قسموں سے کوشش کرنے کا حق ہے)

جهد ایمانهم- بڑی بڑی قسمیں، سخت سے سخت قسمیں، بہت کڑی قسمیں، بڑی پکی قسمیں

اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ - کہ وہ لوگ ضرور تمہارے ساتھ ہیں

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ - اکارت ہوئے ان کے اعمال

فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ - تو وہ ہو گئے خسارہ پانے والے

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝٥٣

اور اُس وقت اہل ایمان کہیں گے "کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نام سے کڑی کڑی قسمیں کھا کر یقین دلاتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟" ان کے سب اعمال ضائع ہوگئے اور آخر کار یہ ناکام و نامراد ہو کر رہے

And those who believe will say: "Are these the men who swore their strongest oaths by Allah, that they were with you?" All that they do will be in vain, and they will fall into (nothing but) ruin.

محمد اقبال

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ

اعمال کی قبولیت کا دار و مدار مخلصانہ ایمان

- نفاق کے ساتھ دین داری کا کیا گیا مظاہرہ اللہ کے نزدیک بالکل بے وزن ہے ایسے لوگوں کے وہ تمام اعمال جن پر دین داری کا نمائشی لیبل لگا ہوا ہو بالکل اکارت جانے والے ہیں
- جو کچھ انہوں نے اسلام کی پیروی میں کیا، روزے رکھے، نمازیں پڑھیں، زکوۃ دی، جہاد میں شریک ہوئے، قوانین اسلام کی اطاعت کی، یہ سب کچھ اس بنا پر ضائع ہو گیا کہ ان کے دلوں میں اسلام کے لیے خلوص نہ تھا اور وہ سب سے کٹ کر صرف ایک خدا کے ہو کر نہ رہ گئے تھے بلکہ اپنی دنیا کی خاطر انہوں نے اپنے آپ کو خدا اور اس کے باغیوں کے درمیان آدھا آدھا بانٹ رکھا تھا۔
- قیامت کے روز مخلص مومنین کو ان کا انجام دیکھ کر تعجب ہو گا کہ کیا یہ وہی نہیں ہیں جو....
- آگے تین آیات میں ان اہل ایمان کا ذکر ہے جو پورے خلوص و اخلاص کے ساتھ اللہ کے راستے میں جدوجہد کر رہے تھے

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا - اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو

مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ - جو پھرے گا تم میں سے

عَنْ دِيْنِهٖ - اپنے دین سے

فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ - تو عنقریب لائے گا اللہ

بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ - ایک ایسی قوم وہ محبت کرے گا جن سے

وَيُحِبُّوْنَهٗٓ - اور وہ محبت کریں گے اس سے

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ -نرم ہوں گے مومنوں پر

اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ - سخت ہوں گے کافروں پر

عِزَّة اور ذِلَّة ایک دوسرے کے متضاد کے طور پر

يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾

يُجَاهِدُوْنَ - وہ لوگ جدوجہد کریں گے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

وَلَا يَخَافُوْنَ - اور وہ نہیں ڈریں گے

لَوْمَةَ لَآئِمٍ - کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ - یہ اللہ کا فضل ہے

يُؤْتِيْهِ - وہ دیتا ہے اسے

مَنْ يَّشَاۗءُ - جس کو وہ چاہتا ہے

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ - اور اللہ وسعت رکھنے والا، ہر چیز کو جاننے والا ہے

(ل و م)

لَامَ يَلُوْمُ ، لَوْمًا

بُرا بھلا کہنا، ملامت کرنا

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَسَوْفَ يَأْتِى ٱللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَ
يُحِبُّونَهُۥٓ ۙ أَذِلَّةٍ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ ۚ يُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا
يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے) اللہ اور بہت سے لوگ ایسے پیدا کردے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ اُن کو محبوب ہوگا، جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے، جو اللہ کی راہ میں جدوجہد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اللہ وسیع ذرائع کا مالک ہے اور سب کچھ جانتا ہے

O ye who believe! Whoso of you becomes a renegade from his religion, (know that in his stead) Allah will bring a people whom He loves and who love Him, humble toward believers, stern toward disbelievers, striving in the way of Allah, and fearing not the blame of any blamer. Such is the grace of Allah which He giveth unto whom He will. Allah is All-Embracing, All-Knowing.

محمد اقبال

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَسَوْفَ يَأْتِى ٱللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُۥٓ

دین کا کام کرنے والوں کی صفات

- یہاں خطاب اگرچہ مسلمانوں سے ہے لیکن روئے سخن منافقین ہی کی طرف ہے۔
- یَرْتَدَّ کا مفہوم : ۱- قانونی ارتداد (کوئی مسلمان سے کافر ہو گیا ۲- باطنی ارتداد، الٹے پاؤں پھرنے لگنا، پسپائی اختیار کر لینا، غلبۂ دین کی جدو جہد میں ناسازگار حالات دیکھ کر اپنے آپ کو غیر فعال کر لینا، الگ کر لینا
- ایسی کیفیت کے بارے میں فرمایا کہ تم یہ نہ سمجھو کہ اللہ تمہارا محتاج ہے، بلکہ تم اللہ کے محتاج ہو۔ تمھیں اپنی نجات کے لیے اپنے اس فرض کو ادا کرنا ہے۔ اگر تم نے پسپائی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ تمھیں ہٹائے گا اور کسی دوسری قوم کو لے آئے گا، کسی اور کے ہاتھ میں اپنے دین کا جھنڈا تھما دے گا۔
- یہاں پر مؤمنین صادقین کے اوصاف کے تین جوڑے آئے ہیں

1. يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُۥٓ - اللہ ان سے محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ

2 . اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ- وہ اہل ایمان کے حق میں بہت نرم ہوں گے، کافروں پر بہت سخت ہوں گے۔

"مومنوں پر نرم" ہونے کا مطلب - ایک شخص اہل ایمان کے مقابلے میں اپنی طاقت کبھی استعمال نہ کرے۔ اس کی ذہانت، اس کی ہوشیاری، اس کی قابلیت، اس کا رسوخ واثر، اس کا مال، اس کا جسمانی زور، کوئی چیز بھی مسلمانوں کو دبانے اور ستانے اور نقصان پہنچانے کے لیے نہ ہو، مسلمان اپنے درمیان اس کو ہمیشہ ایک نرم خو، رحم دل، ہمدرد اور حلیم انسان پائیں

" کفار پر سخت" ہونے کا مطلب - ایک مومن آدمی اپنے ایمان کی پختگی، دینداری کے خلوص، اصول کی مضبوطی، سیرت کی طاقت اور ایمان کی فراست کی وجہ سے مخالفین اسلام کے مقابلہ میں پتھر کی چٹان کے مانند ہو کہ کسی طرح اپنے مقام سے ہٹایا نہ جاسکے۔ وہ اسے کبھی موم کی ناک اور نرم چارہ نہ بنائیں۔ انہیں جب بھی اس سے سابقہ پیش آئے ان پر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ اللہ کا بندہ مر سکتا ہے مگر کسی قیمت پر بک نہیں سکتا اور کسی دباؤ سے دب نہیں سکتا۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ

3 . يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہیں کریں گے

- یہ ایک کردار ہے جس کو واضح کرنے کے لیے دو دو اوصاف کے یہ تین جوڑے آئے ہیں یہ وہ اوصاف ہیں جو اللہ نے بیان کیے ہیں اور اس قوم کے لوگوں میں ہوں گے جسے اللہ برپا کرے گا - اپنے دین کی سربلندی کے لیے
- ان اوصاف کو اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اس کردار کو عملاً اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)
- اللہ کے دین کے راستے کی جدوجہد میں جو محنت کرنا پڑتی ہے، مشکلات برداشت کرنا پڑتی ہیں، تکالیف سہنا پڑتی ہیں۔ ایسے حالات میں بعض اوقات انسان کے قدم لڑکھڑانے لگتے ہیں اور عزم و ہمت میں کچھ کمزوری آنے لگتی ہے۔ ایسے موقع پر اس راہ کے مسافروں کی ایک خاص ذہنی اور نفسیاتی کیفیت ہوتی ہے۔ اس حوالے سے یہ آیات نہایت اہم اور جامع ہیں۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُونَ ﴿۵۵﴾

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ - کچھ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا کارساز اللہ ہے

وَرَسُولُهٗ - اور اس کے رسول ہیں

وَالَّذِينَ اٰمَنُوا - اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے

الَّذِينَ - جو لوگ

يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ - قائم رکھتے ہیں نماز کو

وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ - اور پہنچاتے ہیں زکواۃ کو

وَهُمْ رٰكِعُونَ - اور وہ لوگ جھکنے والے ہیں

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾

در حقیقت تمہارے رفیق تو حقیقت میں صرف اللہ اور اللہ کا رسول
اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ
کے آگے جھکنے والے ہیں

Your (real) friends are (no less than) Allah, His Messenger, and the (fellowship of) believers,- those who establish regular prayers and regular charity, and they bow down humbly (in worship).

محمد اقبال

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴿٥٥﴾

ایمان والوں کے رفیق

- آیت 51 میں جو بات منفی اسلوب سے فرمائی گئی وہی بات اب مثبت پہلو سے کہی جا رہی ہے (وہاں یہود و نصاریٰ کی دوستی سے منع کیا گیا، یہاں بتایا گیا کہ دوستی کس سے کرو)
- مسلمانوں کے حقیقی دوست، پشت پناہ، حمایتی، معتمد اور راز دار تو بس اللہ، اس کا رسول ﷺ اور اہل ایمان ہیں
- اسلامی اخوت اور اسلامی حمایت اور حمیت نے جس طرح مسلمانوں کو جسد واحد بنادیا ہے، اس کی موجودگی میں ان کو چھوڑ کر کسی اور سے رسم و راہ پیدا کرنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں ہے
- وہ مسلمان جن کے اندر نماز اور زکواۃ ادا کرنے اور عاجزی کی خصوصیات ہوں حقیقی معنوں میں اللہ کے مطیع ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو دوسرے مسلمانوں کا سہارا بن سکتے ہیں

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾

وَمَنْ - اور جو

يَّتَوَلَّ اللّٰهَ - دوست رکھتے ہیں اللہ کو

وَرَسُوْلَهٗ - اور اس کا رسولؐ کو

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اور ان لوگوں سے جو جو ایمان لائے

فَاِنَّ - تو بیشک

حِزْبَ اللّٰهِ - اللہ کی جماعت

هُمُ الْغٰلِبُوْنَ - ہی غالب ہونے والی ہے

وَ مَنۡ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فَاِنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ہُمُ
الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿٥٦﴾

اور جو اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کو اپنا رفیق بنا لے اُسے
معلوم ہو کہ اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے

And whoso takes Allah and His messenger and those who believe for guardian (will know that), lo! the party of Allah, they are the victorious.

محمد اقبال

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾

ایک چشم کشا حقیقت کا انکشاف

- اس دور کے منافقین یہ سمجھتے تھے کہ یہود و نصاریٰ اور دوسرے کفار چونکہ ابھی تک بڑی طاقت کے مالک ہیں، اس لیے ان سے ترک تعلق نہیں ہو سکتا ورنہ کسی بھی نقصان کا اندیشہ ہو سکتا ہے
- اور آج بھی بہت سے لوگ یہ خیال رکھتے ہیں کہ دنیا کی سب سے بڑی حقیقت " قوت اور طاقت " ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے مسائل کے حل اور اپنی بقا کے سروسامان کے لیے ان قوتوں کی طرف دیکھنا چاہیے جو دنیا کو لیڈ (Lead) کر رہی ہیں۔
- لیکن یہاں پروردگار اس حقیقت کا انکشاف فرما رہے ہیں کہ اصل طاقت اللہ کے پاس ہے اور اس کی طاقت اس قوم کے ہم رکاب ہوتی ہے، جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے ساتھ اس طرح کا تعلق رکھتی ہے، جس کا ذکر گزشتہ آیات میں ہو چکا
- ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ غالب و کار آفریں، کار کشا، کارساز